बीबी और मकान

بیوی اور مکان

اداکاران
وشواجیت - کلپنا
محمود

قیمت دس نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

گانے بیوی اور مکان فلم کے

گانا نمبر ۱

کھل سم سم کھلم کھلا۔ کھل کھل کھل گائے گلہ
کھلو ہیپ ہیپ ہرے ہرے ہلا ہلا
راجہ کی کھو گئی رانی۔ رانی کا کھو گیا گلہ
دوڑے اکا دکا دیک توک جوکی بیچی بھیکو شنو ابھو نہلا دہلا
گھپلے کا مانگ کے چھٹا — آنکھ والے ٹانت والے دانت بن کھایا مردا
دہلے کی سن کر بولی سنتی سے بوکی ٹوٹی
ہاں ہاں ہانس ہاں ہاں ٹھانس۔ ہانسے کھیلو ہوئی — ہیپ —
دہلے نے بہتی بگڑی دہلے پہ ہرٹ بگلی۔ مار کھائے اور کھائے ساتھ کھلائے ربڑی
ہنگامے پہ آگ جلی ہے دہلے کی بات چلی ہے۔ دہلے کی بگڑی میں گلہ کی خبر ملی ہے

نمبر ۲ — یارکش یہ حد ہو گئی ہے۔ یاروں کی گنت ہو گئی ہے
صرف احسان ہی باقی رہ گئے دوستی یاری گم ہو گئی ہے
پیار بس دنیا داری کیسی منفعت کی چیز نقد ہو گئی ہے
کبھی تھی یار کی یہ پہچان۔ دوستی میں کیا احسان
جب دوستی ہوتی ہے تو — احسان نہیں ہوتا . . .
جب دوستی ہوتی ہے تو دوست ہی ہوتا۔ اور دوستوں میں کوئی احسان نہیں ہوتا
ارے جل بن ترپت مچھلی جیسے جل بن ترپت پانی — کیا کیا
اور صاف بیان نہ جل سے — استان نہیں ہوتا
یہ پانچوں کی پنچایت جو سوچے صحیح ہوگا
ہم پانچ ہیں کہ ہمارے جو کہہ دیں وہی ہوگا

جسم کے ہر ایک جماد دو — تو دودھ کا دہی ہوگا
بیلنے پر بھوکیت کیمر اجیون کا آج کرم کس تیرا
ان تیمات کتنے ٹٹا جو جیون آسان نہیں ہوتا
انگلی سے انگلی کا جب تک نہ ور سلامت سا تھ سلامت
چھوٹی اور بڑی ہے تو کیا پانچوں ہیں تو ہاتھ سلامت
ایک ایک کے ہیں پانچ منفرد تکلیفوں سے گھبرانا مت
سمجھے جوڑ جواتی بچیں پانچ سے پانچ ملے تو بچیں
پانچوں ہاتھ ہیں تو — نقصان نہیں ہوتا
نمبر۳: رہنے کو گھر دو چھت یہ ہو فرش یا فرش پہ چھت ہو
کھڑکی دکی بجلی اجلی گھنٹی اتنی کچھ نہیں چاہیے پیارے
بس اک چھوٹا سا دروازہ ہو
ایک ہی ایک جمع کر لو گھر ادھر ادھر جانے
پہاڑ سے اونچی بلڈنگیں بلڈنگ سے اونچا پہاڑ ا
فرش پہ رہنے والے کیسے عرش میں جائیں پیارے
تھوڑا سا جل تھوڑی سے چنے ۔ ایک چار دیواری پانچوں جنے
شہر میں تیرے سرنگ ترٹنا شہر بار بھی ہوگی پیارے
گھیا تہ سہی کا ڈالی کنواں اوپر نہ سہی نیچے خانوں میں سے
ہو اگر تو جل ہی شامل کر لو دیواروں میں ۔ اس ترتیب میں گھر بنے تو کچھ نہیں چاہیے پیارے
نمبر۴: دنیا میں دو سیانے ایک جھوٹ ہے ایک سچ ہے
جن کے دو بہانے ایک جھوٹ ہے ایک سچ ہے
جھوٹ کہاں کی جھیل گئے پانی ۔ سچ بولا کہ مر گئے
الٹی بات سمجھ میں آئی ۔ سیدھی بات سے ڈر گئے

جھوٹ اور سچ دو بار پرانے دو آنکھوں میں رہتے ہیں
باری باری دیکھ کے دنیا آنکھ مار کے کہتے ہیں
پاپ بن اور بھگوان ہے ایک ہی جگ کے دلالے — جھوٹ کہاں...
رنبے کو دیکھی ہے یارو ایک انوکھی نگری
بگڑی ہو تو جیت ملتی ہے ننگے سر کو پگڑی
اندھا راجہ دیکھ کے ہنستے ہیں نگری کے کالے — جھوٹ کہاں۔
تمرھ:۔ نہیں ہوتا نہیں ہوتا۔ سنو اور نہیں ہوتا
ہمارے حال پر رحم کرو کہ ہم سے اور نہیں ہوتا۔ روز یہ تالک روز یہ میک اپ
چکنی چپڑی مالش کرنا کٹھ ر جیسی گالیں گھس کے۔ بس کے جیسی مالش کرنا ——
آنکھا جب جنم لیا۔ ای ہو کے مر گئی
اچھا تھا جب بنا تھا۔ نہیں جیتا تھا
مرگئی جب سے بنتی ہوں میں جیتی ہوں۔ ارے مرگئی مر گئی مر گئی مر گئی
اصلی صورت بھول گئے ہیں نقلی کی ایسی تیسی ہو
آئینہ میں دیکھ کے خود کو بول اٹھے تھے۔ کیسی ہو
مر گیا اپنا پینٹ کوٹ جو دھوتا تھا
رہ گئی میں بیچنی کوٹ ہے دھوتی — ارے مر گئی... آہا جب...
کا ہے شور کرت ہے سسری۔ عورت جات کو چپ نہ لگے
ایک بولے لو دنیا جاگے۔ بور بور بور کرت سسری
گاما پانی سا ماتی پارا گاما
کان پکڑ کے اٹھائے کا گا۔ آس پڑوس محلہ بھاگا
بور بور بور کرت سسری۔ ارے شور نہ کر۔ ارے اور نہ کر۔ ارے تو ر تو کر
رکھو موں بہرت سسری سسری سسری سسری سسری

نمبر۱۱۔ دے لبوں سے کبھی جو سلام لے لے
یں آسماں کی طرح گو بجول جو نام لیلے لیلے۔ دے لبوں سے
سُنی تھی کہانی کو بُوں سے۔ کھو نیرے ملیں گے کلیوں سے
ملیں گے سنہرے شہزادے
اُجلی سنہری پریوں سے۔ اُجلی رنگ سے لئے کھِلتے رنگ لئے
نیل پری سے کم تو نہیں آئے کوئی تھام لے۔ دے لبوں سے
عشق پہ زور نہیں ہے اِک بات چلی تھی غالب سے
ہمیں حسن پہ زور نہیں ہے کہہ دو یہ ہماری جانب سے
سوچا تھا جو انگ کھِلیں گے
باندھے گا کوئی گجروں سے۔ مانیں گے سنیں گے جو کہیں گے
دور نشیلی سی نظروں سے۔ دِل بھی حاضر ہے جان بھی حاضر ہے
دِل اور جان کے قابل کوئی آئے ذرا تھام لے۔ دے لبوں
نمبر۱۲۔ کبھی انجانی صورتیں لے کر۔ لب پہ جانے سے نام آتے ہیں
کس کو معلوم تھا بچپن میں۔ ایسے ایسے مقام آتے ہیں
جانے کہاں دیکھا ہے۔ کہاں دیکھا ہے تمہیں
بھیگی بھیگی آنکھوں کے سپنوں میں جمنا کنارے بھیگی بھیگی جونی میں
سانورے کے سنگ کبھی گوپیوں کی ٹولی میں کہاں کہاں پوچھا ہے
کہاں کہاں ڈھونڈا ہے۔ کہاں دیکھا ہے تمہیں
راوی کے کنارے جہاں ہیر کی سہیلیاں
پوچھتی ہیں روز وہی پیار کی پہیلیاں۔ کہاں کہاں
نیل کے کنارے کبھی سام کے آجاتے ہیں
زلیخا پکارا ہے تم کو تیا دوں میں۔ کہاں کہاں

نمبر۸: ۔ ساون میں برکھا ستائے ۔ پل پل چھن چھن برسے
تیرے لیئے من ترسے
تو ہی بتا دے ساون مجھ کو نہ آئے ۔ اگنی لگائے کہیں اگنی بجھائے
برکھا رسیلی جیسی تیری ہستی ۔ ہنس دے ذرا رس برسے
آج تو برسنے دے ان بادلوں کو ۔ گوری ملی ہے کالی ان ساونوں کو
برکھا رنگیلی جیسے نین ہوں تیرے ۔ نین ملا رنگ برسے

نمبر۹: ۔ انہونی بات نہیں ہو گئی ہے ۔ بس مجھ کو محبت ہو گئی ہے
رے رے ہٹ نگوڑی اپنے معدے کی گرمی ہے
دل پہ چڑھ گئی ہے رے
ارے مجھے یہ ہنس دھڑ سے تیرے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہے رے
اب کیا ہو گا یار داب کیا ہو گا
دل کے جل جانے سے کوئی سر کی نس بھی جل گئی ہے رے
دل جلتا ہے تو جلنے دے اب ہم کو محبت ہو گئی ہے
ابے ہوش میں آ کچھ ہوش میں آ
گھر والوں کو معلوم ہوا ایک مصیبت ہو گی
اور اس میں وہاں وہ نور جہاں بھی
جان گئی تو خیر نہیں تب اور قیامت ہو گی
ای ۔ ای ۔ ای
یہ چال قیامت کی چل کر جب آنکھ کے سامنے آتے ہیں
تو بائیں کلیجے یہ اٹھا کر اک دل کو تھامنے آتے ہیں
ان کی یہ چال قیامت ہے ہر بات میں ایک نزاکت ہے

اور آپ کے حال پہ لعنت ہے ہر بات میں ایک حماقت ہے
اس بار کا بار و کیا ہو گا
نادان کا بارو کیا ہو گا
اگر نادان پگلے سوچ کیا کرنے لگا ہے تو
در اسے دل کی خاطر خواہ مخواہ مرنے لگا ہے تو
یہ دل سب کو نچاتا ہے تجھے بھی وہ نچائے گا
کبھی باہر نکالے گا تجھے اندر کرائے گا
گا۔ گا۔ آ
میں اس کے در پہ سر رکھ کے گھر سے باہر جاؤں گا
کہ مجھ کو محبت ہو گئی ہے
شیکھر بچایوں نہیں کرتے اتنی اونچی آہ نہیں بھرتے
جھوٹ موٹ کی شادی کرو سچا سچا عشق نہیں کرتے
مرنا ہے تو اس پہ مرو

(ہچکی)

اور کسی پہ یوں نہیں مرتے
میں اس پہ پورا مرتا ہوں وہ کچھ کچھ مجھ پہ مرتی ہے
میں اس کو صحیح سمجھتا ہوں وہ مجھ کو غلط سمجھتی ہے
چپ رہے
یہ حالت کیسی ہو گئی ہے
ایسی کی تیسی ہو گئی ہے۔ شیکھر کو محبت ہو گئی ہے
اور ہم کو مصیبت ہو گئی ہے

ایسی کی تلخی ہو گئی ہے۔ بس بچھڑ کو محبت ہو گئی ہے
ادھر ہم کو میعت ہو گئی ہے
انہونی بات تھی ۔ ہو گئی ہے

گانا نمبر ۱۰۔ ایسے دانتوں میں انگلی دباؤ نہیں
رات جاگی ہو ہم سے چھپاؤ نہیں
کوئی سپنوں میں آتا رہا رات بھر
نہ میں سوئی نہ میں جاگی سناؤ نہیں
کون تھا کیسا تھا بتاؤ نا
کوئی انجان سی ایک پہچان تھی
میری آنکھوں میں چھپ کر بلاتی رہی
نہ میں سوئی نہ میں جاگی ۔ صرف سانسوں کی آواز آتی رہی
ایک آغوش میں نیند تھی رات بھر۔ ہو گیا تو دیا اب ستاؤ نہیں
ہم کو سپنوں کی سوگ بناؤ نہیں
رات جاگی ہو ہم سے چھپاؤ نہیں
جسم جلتا رہا جیسے خوشبو جلے
سانس ہونٹوں پہ آ کے سلگتی رہے
نہ جلی میں نہ بجھی میں میرے ہونٹوں پہ ساون برستے رہے
شوق ملتا رہا ایڑیاں رات بھر۔ ہو گیا تو دیا اب ستاؤ نہیں
جاؤ جاؤ ہمیں یوں بناؤ نہیں
دل دیا کس کو چھپاؤ نہیں
تمام شد